ہندوستان کی تہذیبیں
و
اعلیٰ وادنیٰ ذات کے کاموں کی تقسیم
اور
منواسمرتی

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

نام : ہندوستان کی تہذیبیں واعلیٰ وادنیٰ ذات کے کاموں کی تقسیم اورمنواسمرتی
مصنف : مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر : مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ
اردو ایڈیشن : پہلی بار
تعداد کتب : ١٠٠٠
سال : ٢٠٢٠ ء
قیمت : ٤٠

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.
Distributer: Janab Afzal Sorathia SB
Website: www.islamicjpamn.com E-Mail: ataullah2012@gmail.com
Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

١۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ١١٩ (لکھنؤ)
٢۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی
٣۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ٣١ (لکھنؤ)
٤۔ سبھانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور

فہرست

پیش لفظ ۵
ہندو مذہب کا مختصر تعارف ۷
لفظ ہندو کی تحقیق اور دانشوروں کا اختلاف ۸
ہندو لفظ کی وجہ تسمیہ ۹
ہندو لفظ میں اختلاف ۱۰
ہندو کسے کہتے ہیں ۱۱
شبد کلپ دردم کے مطابق ۱۱
آچاریہ ونوبا بھاوے کے مطابق ۱۱
تن سکھ رام گپت کے مطابق ۱۲
شری مدبھا گوت اور منواسمرتی کے مطابق دھرم کی تعریف ۱۲
شری مدبھا گوت کے مطابق ۱۲
منوسمرتی کے مطابق ۱۳
ڈاکٹر رادھا کرشنن کے مطابق ہندو دھرم ۱۳
مذہب کی معلومات کا ذریعہ ۱۳
ہندوستان کی غالب تہذیبوں کا مختصر تعارف ۱۵
فارسی اور سنسکرت ۱۵
ہندی یا ہندو کا مطلب ۱۵
رَام اور رَاوَن کے ماننے میں فرق ۱۶
لفظ ہندو کی ایجاد ۱۶
آریہ نسل کے نام ۱۷
مغلوب غیر آریہ قومیں ۱۷
غیر آریہ قوموں کے نام ۱۷
عہد احیا کے مراحل ۱۸
قدیم ابتدائی معاشرہ ۱۹
ہند کی قدیم نسلیں اور ان کی تہذیبیں ۱۹
ہندوستان میں مختلف غالب تہذیبوں کے ادوار ۲۰
ہندوستان کی زبانیں ۲۰

دوسرے ہزار سال ۲۱
آریائی دیوتا ۲۲
اہم دیوتا ۲۲
آریوں کی لڑائیاں ۲۲
مویشی ۲۳
جرائم ۲۳
ویدک دور کا خاتمہ ۲۳
اپنشد ۲۴
جین اور بدھ دھرم ۲۴
موریہ عہد ۲۵
چندر گپت موریہ ۲۶
اشوک کا عہد ۲۶
منواسمرتی میں اعلیٰ وادنیٰ ذات کے کاموں کی تقسیم ۲۷
انسانوں کی پیدائش ۲۸
اعلیٰ ذاتوں کی فضیلت ۲۸
برہمن کی ذمہ داری ۲۹
ویشوں کی ذمہ داری ۲۹
شودروں کی ذمیداری ۲۹
چاروں ورن کے لوگوں کے نام میں فرق ۳۰
دنیا کا خدا برہمن ۳۰
برہمن کائنات کا مالک ہے ۳۱
برہمن کی خدمت جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے ۳۱
برہمن کو سزا سخت نہ دی جائے ۳۱
مذہبی ترجمان صرف برہمن ہوسکتا ہے ۳۱
دنیا کا مال اصل برہمن کا ہوتا ہے ۳۲
کھانا کھلانے میں تفریق ۳۳
شادی کے سلسلہ میں احکامات ۳۵
برہمن کسی سے بھی شادی کرسکتا ہے ۳۵
اچھوت کی گواہی نہیں تسلیم ہوگی ۳۵

⁂

پیش لفظ

حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی دامت برکاتہم

مہتمم: دارالعلوم ندوۃ العلماء ومدیر: البعث الاسلامی ندوۃ العلماء لکھنؤ، الہند

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين، أما بعد:

دعوت دین امت کے ذمہ ایک اہم فریضہ ہے، یہ امت چونکہ تمام امتوں میں بہترین امت ہے، اس کی بہتری کی وجہ بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتادی ہے کہ یہ پوری انسانیت کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے برپا کی گئی ہے، اس امت کے داعی اولی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے ذریعہ تیار کردہ نسل نے پوری انسانی برادری کی فکر کی، یہی وجہ ہے کہ بہت کم مدت میں وہ دنیا کے اطراف واکناف پر چھاگئے اور لاکھوں انسانوں کی ہدایت کا سبب بنے، اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کواس طرح قبول کیا کہ قیامت کے لئے ان کونمونہ بنادیا۔

صحابۂ کرامؓ کے بعد تابعین، تبع تابعین اوران کے بعد آنے والی نسلیں بھی اسی فکر کے ساتھ اقوام عالم کے درمیان آتی رہیں اور معاشرہ کے متنوع عناصر کی ہدایت کا ذریعہ بنیں، یہی وجہ ہے کہ یہ دین آج ہم تک پہونچا اور ہم اس کی تعلیمات سے واقف ہوکر اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے مطابق کسی حد تک اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

دین کے پہونچانے کے لئے ہر زمانہ اور ہر دور میں نئے نئے طریقہ اختیار کئے جاتے رہے، بنیادی طور پر زبان اور قلم کواستعمال کر کے اس فریضہ کوانجام دیا جاتا رہا، زبان کے ذریعہ جو باتیں بیان کی جاتی ہیں وہ وقتی اور فوری طور پر اثر انداز ہوتی ہیں، لیکن اس سے دوسرے افراد جو وہاں موجود نہیں ہیں، محروم رہتے ہیں، لیکن قلم کے ذریعہ جو باتیں کاغذ پر لکھ

دی جاتی ہیں اور کتابوں میں محفوظ کردی جاتی ہیں ان سے برسوں استفادہ کیا جاسکتا ہے اور بحمد اللہ تاریخ اسلام کا پورا ذخیرہ اس کا شاہد عدل ہے۔

مقام مسرت ہے کہ مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی (صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ) ایک عرصہ سے دعوت واصلاح کے میدان میں قابل ذکر کام انجام دے رہے ہیں، وہ لسانی اور قلمی جہاد کررہے ہیں، جس پر وہ پوری ندوی برادری ہی نہیں، بلکہ طبقہ علماء کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں، دعوت میں بنیادی چیز لسان قوم میں مہارت ہے، مفتی صاحب ہندوستان کی مروجہ زبان ہندی کے اچاریہ (عالم) ہیں، انہوں نے ہندی زبان میں اسلامیات کا ایک کتب خانہ تیار کردیا ہے اور اہم بات یہ ہے کہ تفسیر فاروقی کے نام سے سات جلدوں میں ہندی زبان میں وقیع تفسیر اور اردو زبان میں ”معانی القرآن الکریم لفظی رواں ترجمہ ومختصر تفسیر“ کے عنوان سے بھی لکھی ہے جس کی ہر طرف پذیرائی ہے، ادھر چند مہینوں میں انہوں نے قرآن کے ہندی لفظی ترجمہ کا کام کیا ہے، جو طباعت کے لئے تیار ہے، اسی طرح انہوں نے اس وقت اور کئی کتابیں تیار کی ہیں جس میں ”ہندوستان کی تہذیبیں واعلیٰ وادنیٰ ذات کے کاموں کی تقسیم اور منواسمرتی“ بھی ہے۔ جو عوام وخواص کے لئے بہت مفید ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کو مزید ہمت وحوصلہ دیں، تاکہ ان کے ذریعہ لسانی اور قلمی جہاد کا یہ سلسلہ جاری رہے اور ان کا فیض جو دراصل ندوۃ العلماء کا فیض ہے جاری وساری رہے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

راقم الحروف

سعید الرحمٰن اعظمی ندوی
ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۸؍شوال ۱۴۴۱ھ
۲؍جون ۲۰۲۰ء

ہندو مذہب کا مختصر تعارف

ہندو مذہب کی کوئی ایک تعریف ممکن نہیں کیوں کہ ہندوؤں میں ذات پات کا رواج ایک اعتبار سے ہندو مذہب کی خصوصیت ہے۔

یہ کہنا صحیح نہیں کہ ہندو ہونے کے لئے ہندو مذہب میں پیدا ہونا ضروری ہے اس لئے کہ ایک یونانی ہیلیو ڈورس (تقریباً دوسری صدی عیسوی) کا ذکر بھگوت یعنی وشنو جی کے پیرو کی حیثیت سے کیا جاتا ہے اور آریہ سماجی غیر ہندوؤں کو ہندو بنانے یا یوں کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ سابقہ ہندوؤں کو پھر سے ہندو بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔

لیکن مجموعی اعتبار سے ہندو مذہب میں داخلے کا ایک ہی اہم طریقہ ہے کہ وہ متعدد ہندو ذاتوں میں سے کسی ایک میں جنم لے۔

ہندو مذہب کو دو گروہ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک گروہ وہ ہے جس کا زیادہ تر انحصار ادبی وسائل پر ہے اور دوسرا وہ ہے جو لوگوں کی مذہبی زندگی کے بارے میں اپنے نجی مشاہدات پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اول الذکر کو مزید دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

ایک وہ جو نظریہ ہندوازم اپنشد و بھگوت گیتا اور عظیم گرو شنکر آچاریہ رامانج مادھو اور ان کے پیروؤں کی تصانیف سے اخذ کرتا ہو۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو عوامی ادب جیسے رامائین مہابھارت پرانوں اور لوک کتھاؤں پر اپنے نظریے کی بنیاد رکھتے ہوں۔

ہندوؤں کے پاس کوئی ایسی خاص مقدس کتاب نہیں ہے جس کو سبھی فرقے اپنے مذاہب کا اصل منبع تسلیم کرتے ہوں اسی طرح ان کے یہاں کوئی ایسی شخصیت بھی نہیں جس کی پیش کی ہوئی ہدایات یا تعلیمات کو تمام ہندو اپنے مذہب کے لئے آخری سند مانتے ہوں۔

لفظ ہندو کی تحقیق اور دانشوروں کا اختلاف

ہندو لفظ کی تحقیق میں دانشواروں کا کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ ابھی تک کوئی بھی دانشور، اس کی پختہ دلیل نہیں دے سکا ہے کہ 'ہندو' لفظ کا استعمال کب سے شروع ہوا۔ لیکن ان سب کے باوجود اس بات پر سبھی متفق ہیں کہ ہندو لفظ ویدوں، اپنشدوں اور قدیم سنسکرت اور پالی گرنتھوں میں نہیں ملتا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی مشہور کتاب ''ڈسکوری آف انڈیا'' میں لکھا ہے کہ۔

''ہمارے پرانے ادب میں تو ہندو لفظ کہیں آتا ہی نہیں '' ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس لفظ کا حوالہ کسی ہندوستانی کتاب میں ملتا ہے وہ آٹھویں صدی عیسوی کا ایک تانترک گرنتھ ہے اور وہاں ہندو کا مطلب کسی خاص مذہب سے نہیں بلکہ خاص لوگوں سے ہے۔

(ہندوستان کی کھوج، ہندی ترجمہ، صفحہ ۲۵)

پنڈت جی نے جس تانترک گرنتھ کا تذکرہ کیا ہے اس کا نام 'میروتنتر' ہے۔ मेरुतन्त्र ہے۔ اس کے ۳۳ویں باب میں لکھا ہے۔

हिन्दू धर्म प्रलोप्तारो जायन्ते चक्रवतिनः।
हींन च दूषयत्येव हिंदूरित्युच्यते।।

''یعنی شک، ہون وغیرہ چکرورتی راجہ ہندو مذہب کو ختم کرنے والے ہوں گے۔ جو بروں (دشٹو) کی سرکوبی کرتا ہوا سے ہندو کہا جاتا ہے''۔

سنسکرت کے ادبھوت अद्भुत روپ کوش، رام کوش، شبد کلپ دردم शब्दकल्पद्रम کے علاوہ کلکی پران میں بھی ہندو لفظ ملتا ہے۔ لیکن اس کا شمار قدیم سنسکرت ادب میں نہیں ہوتا۔

یہ سبھی دسویں صدی کے بعد کے بتائے جاتے ہیں ہیمنت کوئی کوش، میدنی کوش मेदिनीकोष براہسپتیہ شاستر، ब्राहस्पत्य शास्त्रा بھوشیہ پران، یاریجات ہرن ناٹک وغیرہ کتابوں میں بھی ہندو لفظ ملتا ہے لیکن قدیم سنسکرت لیٹریچر میں نہیں۔

ہندولفظ کی وجہ تسمیہ

ڈاکٹرڈی سی سرکارکی مرتب شدہ کتاب سلکٹ انسکرپشن“ (SELECTINSCRIPTION) میں کہا گیا ہے کہ دریائے سندھ کے مغربی اورمشرقی علاقے اوراس کے باشندوں کوایران کے بادشاہ دارا(B.C.۴۸۶_ ۵۲۲)اورزیرک(B. C.۴۶۵_۴۸۶) ہندو کے نام سے پکارا کرتے تھے۔

(جلد۴صفحہ ۱۰، جلد۵صفحہ ۱۲)

اس خیال کے ماننے والوں کی اکثریت ہے کہ ہندو کی وجہ تسمیہ سندھو (دریائے سندھ) ہے سندھو کی وجہ سے ہی یونانیوں نے اس علاقے کے لوگوں کو انڈوائی کہا جو بعد میں انڈین بن گیا پنڈت نہرو کے مطابق ”لفظ ہندو واضح طور پر سندھو سے نکلا ہے اور یہ انڈس کا پرانا نام ہے اسی سندھو لفظ سے ہندو اور ہندستان بنے ہیں اور انڈوس اور انڈیا بھی“۔

(ایضاصفحہ ۲۵۰)

رِگ وید میں لفظ سندھو جمع اور واحد دونوں صورتوں میں دوسو سے زائد بار استعمال ہوا ہے جدید سنکرت زبان کے خالق پانِنی، نے سندھو لفظ کا استعمال ملک کے معنی میں کیا ہے (اشٹھ دھیائی अष्टध्याय)(۹۳_۳_۴) میں اس نے سندھو کے معنی وہ شخصیات جس کے پہلے کے لوگ سندھو ملک میں رہتے ہوں بتایا ہے۔

مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو لفظ فارسیوں (ایرانیوں) کا دیا ہوا ہے کئی جدید اسکالر ہندو کو فارسی لفظ مانتے ہیں فارسی لغت میں ہندو اور ہند سے بنے کئی الفاظ ملتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہندوی ہندسہ ہندووانہ ہندوکش ہندہ وغیرہ، آخر ہندو یا ہند لفظ ایرانیوں کو کیسے ملا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے **ڈاکٹر راج بلی پانڈے جی کہتے ہیں:۔** ”یقینا فارس (ایران) کے مشرق کا ملک بھارت ہی ’ہند‘ تھا اب سوال یہ ہے کہ ہندو لفظ فارس والوں کو کیسے ملا؟

فارس کے مشرق کا خاص جغرافیائی علاقہ اور منظر دریاؤں کا جال ہے۔ مشرق سے

دریائے سندھ ملنے والی تین دریائیں جھیلم (झेलम) راوی (रावी) اور ستلج (सतलज) اور مغرب کی طرف سے بھی تین دریا سوواستو (सुवास्तु) کبھا (कुभा) (کابل) اور گومتی ہیں۔

ان چھ خاص دریاؤں کے ساتھ دریائے سندھ کے ذریعہ سیراب ہونے والے صوبہ کا نام ہپت ہندو (سپت سندھو) تھا یہ لفظ سب سے پہلے ’جیند اوستا نامی‘ قدیم فارسی کی مذہبی کتاب میں ملتا ہے فارسی قواعد کے مطابق سنسکرت کا ’स‘ لفظ ’ह‘ میں تبدیل ہوجاتا ہے اسی وجہ سے سندھو لفظ بدل کر ہندو ہو گیا پہلے ہندو(हिन्दू) یا ہند کے رہنے والے ہیندو (हैन्दव) یا ہندو کہلائے‘۔ **(ہندودھرم کوش،صفحہ ۷۰۳_۷۰۲)**

فارسی کی طرح ہی یونانی زبان میں جب سندھو لفظ داخل ہوا تو اندو اور سندھ سے ’اند‘ ہو گیا یورپ والوں نے انگریزی زبان میں ’دٗ‘ کو ’ڈ‘ سے لکھا جو ’ہ‘ ہو گیا اور اس طرح ’انڈ‘ انڈوٗ انڈیا اور انڈین الفاظ نکلے۔

ہندولفظ میں اختلاف

ہندو لفظ پر کچھ ہندوؤں اور زیادہ تر آریہ سماجیوں کو اعتراض ہے کہ لفظ ہندو ہمارے سماج کا مفہوم ادانہیں کرتا کیونکہ سنسکرت کے قدیم ادب میں یہ لفظ نہیں ملتا۔

کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ لفظ دوسروں (یعنی مسلمانوں) کا دیا ہوا ہے جو غلامی کی علامت ہے اس کے برعکس ایک گروہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہندو نام رکھنے کی کیا ضرورت ہے، اور اس لفظ سے محبت کیوں کی جائے اس کی جگہ پر آریا اور ہندوستان کی جگہ پر بھارت یا ’آریہ ورت‘ کا استعمال کیا جانا چاہئے۔

اس لفظ پر اعتراض کرنے والوں میں ایک نام سوامی دیانند سرسوتی کا بھی ہے انہوں نے ہندو کی جگہ آریہ لفظ رائج کرنے پر زور دیا۔

اس کے برعکس ڈی ساورکر جیسے رہنما اپنے آپ کو ہندو کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں وہ یہ مانتے ہیں کہ ہندو لفظ دوسرے لوگوں کا دیا ہوا ہے اور سندھو سے ہندو بنا ہے۔

لیکن لفظ ہندو سے پرہیز کرنے والوں سے ساورکر سوال کرتے ہیں کہ جس فارسی زبان میں لفظ ہندو کے معنی اچھے نہیں ہیں بلکہ توہین آمیز ہیں اسی فارسی زبان میں آریہ کے معنی گھوڑے کی دُم کے ہیں۔ تب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمیں آریہ لفظ سے نفرت کرنی چاہئے؟

(ساورکر جیون درشن، صفحہ ۱۳۳)

مندرجہ بالا تفصیلات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لفظ سندھو سے ہندو بنا اور یہ لفظ توہین آمیز ہرگز نہیں ہے۔

ہندو کسے کہتے ہیں

ہندو کون ہے اس کی مختلف تعبیریں کی گئیں ہیں ادبھوت روپ کوش میں لکھا ہے:

हिंदू हिदुश्च पुंसि द्धौ दूष्टानां व विवर्षणे

بدمعاشوں کی سرکوبی کرنے والوں کو ہندو کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں الفاظ مذکور ہیں ہیمنت کوئی کوش کے مطابق۔

हिन्दु दिं नारायणदिदे वताभक

یعنی ہندو اسے کہا جاتا ہے جو نارائن وغیرہ دیوتاؤں کا بھکت ہو۔

شبد کلپ دردم کے مطابق

हिन दुपयनि इनि हिंदु

یعنی جو کمتری کو تسلیم نہ کرے وہ ہندو ہے۔ وردھ سمرتی نامی ایک قدیم کتاب میں ہے۔

हिंसया दूयत यश्च सदाचारण तत्तपर वयगा

पतिमारावीरा हिंदूमृखशब्दमाकू

یعنی جو حسن اخلاق والا ویدک راستوں پر چلنے والا بت پرست اور تشدد سے بچنے والا ہو وہی ہندو ہے۔

آچاریہ ونوبا بھاوے کے مطابق

”جو ورنوں اور آشرموں کے نظام کو تسلیم کرے، گائے کا خادم ہو شرویتوں (وید

منتروں) کو ماں کی طرح قابل ستائش سمجھنے والا، سب مذہب کا احترام کرنے والا، دیوتاؤں کے بتوں کی نافرمانی نہ کرنے والا، پنرجنم (تناسخ) کا نہ ماننے والا ہو اور اس سے نجات پانے کی کوشش کرتا ہو، جو تمام مخلوقات کے ساتھ مناسب رویہ اختیار کرتا ہو۔ اسے ہندو مانا گیا ہے۔

”تشدد سے جو غمگین ہوتا ہوا سے ہندو کہا گیا ہے۔“

تن سُکھ رام گُپت کے مطابق

تن سکھ رام گپت نے اس کی مکمل تعریف کرنے کی کوشش اس طرح کی ہے:

”عملی طور پر ہندو وہ ہے جو ہندو ماں باپ سے پیدا ہوا ہو چاہے جنیئو پہنے یا نہ پہنے، مذہب کے شاستروں پر عقیدہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ پیدائش موت اور کرم و کے عقیدہ کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو، زندگی کی چاورنوں کی (انسان کے خاص مقاصد) دھرم، ارتھ (دولت)، کام (خواہش) موکش کی پیروی کرتا ہو یا نہیں۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہندو ماں باپ سے پیدا ہونے والے بچوں میں اپنے ماحول کے اثرات کا احساس رہتا ہے کہ وہ ہندو ہیں۔ (ہندودھرم پریچئے، صفحہ ۳۸)

اس طرح لفظ ہندو کی تعریف میں بڑا تنوع معلوم ہوتا ہے۔ ان میں آپس میں ٹکراؤ بھی ہے۔ اس لئے بعض لوگوں نے یہ کہہ کر بات ختم کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندو وہ ہے جو اپنے آپ کو ہندو کہے۔ ویسے برہمن، راجپوت اور ویش جو جنیو استعمال کرنے کی حقدار قومیں ہیں انھیں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

شری مدبھاگوت اور منواسمرتی کے مطابق دھرم کی تعریف

شری مدبھاگوت کے مطابق

वेद प्रणिहितो धर्मो अधर्मस्तद्धिपर्यय, (6–1–44) یعنی ویدوں میں کہا ہوا دھرم دھرم ہے اور اس کے برعکس سب اَدَھرم (غیر مذہب) ہے۔

منوسمرتی کے مطابق

चोदना लक्षणेडर्थीधर्मः।

یعنی وید میں جس کی ترغیب دی گئی ہو وہ مادہ دھرم ہے۔

جب صورت حال یہ ہو تو اس کا نتیجہ فکر و عمل کے انتشار کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت میں عقائد یا عبادات کا مسئلہ ہو یا سماجی رسم و راج کا معاملہ ہو۔ کسی پہلو سے بھی ہندوؤں کے یہاں کامل اتفاق و اتحاد نہیں پایا جاتا۔ عقائد اور عبادات کو سبھی مذہبوں میں بنیادی اہمیت حاصل ہے، لیکن ان کے یہاں کھلی آزادی نظر آتی ہے۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن کے مطابق ہندو دھرم

”اسے زندگی گزارنے کا طریقہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا اس کے مقابلے میں کہ آپ اس کو اس خاص خیال و عقیدہ کا حامل سمجھیں۔ اگر خیالات کی دنیا میں یہ لوگوں کو پوری آزادی دیتا ہے تو دوسری طرف لوگوں کو ملک کے باضابطہ رسم و رواج کو پورا کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اسی طرح کوئی چاہے خدا کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو سب اپنے آپ کو ہندو کہہ سکتے ہیں شرط یہ ہے کہ وہ ہندوؤں کی تہذیب اور اطوار زندگی پر عمل پیرا ہوں۔“ **(The Hindu view of life)**

مذہب کی معلومات کا ذریعہ

کسی بھی مذہب کے بارے میں صحیح معلومات اخذ کرنے کا ذریعہ اس مذہب کی بنیادی کتابیں ہوتی ہیں۔ اس کے پیرووں میں مختلف وجوہ سے خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ لیکن اگر اس مذہب نے اپنی تعلیمات کو کتابوں کی شکل میں محفوظ رکھا ہے تو پھر اس کے بارے میں بآسانی کسی صحیح نتیجہ تک پہنچ سکتے ہیں اور لوگوں کے بے راہ روی سے متاثر ہوئے بغیر اس کے بارے میں کوئی رائے قائم کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر اس کی مذہبی کتابیں ہی معدُوم ہوں یا اگر باقی بھی ہوں تو اپنی اصل شکل میں محفوظ نہ ہوں تو اس کی بنیاد پر جو کچھ بھی اس دھرم کے بارے کہا جائے گا مستند نہ ہوگا۔ ہندو دھرم جاننے کے لیے اس کی بنیادی کتابوں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

یہاں ہندو مذہب کی کتابوں کا مختصر جائزہ ہندو دھرم ایک مطالعہ نامی کتاب سے پیش کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ ہمارے لیے ہندو مذہب کو سمجھنے میں آسانی ہوگی کہ وہ آج ہمارے لیے کہاں تک مستند (Authentic) ہیں۔

* * *

ہندوستان کی غالب تہذیبوں کا مختصر تعارف

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندی، ہندو، یا ہندوستان نام کا استعمال بہت قدیم نہیں ہے۔ مسلمان بھارت میں شمالی مغرب میں سندھ اور پنجاب کی جانب آباد ہوئے۔ اس علاقے میں سندھ نام کا ایک دریا بہتا تھا جو پنجاب سے لے کر سندھ ہوتے ہوئے بحیرۂ عرب میں گرتا تھا۔

ویدک دور میں اس دریا کی بہت اہمیت تھی اور رگ وِیُد کے متعدد منتروں میں اس کا نام بھی آیا ہے۔ فارسی بولنے والوں کے تلفظ سے متأثر ہو کر ''سندھو'' لفظ ہندو۔ میں تبدیل ہو گیا۔

فارسی اور سنسکرت

فارسی میں (स) سا تلفظ سے (ह) ھا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ''دھ'' (ध) کا تلفظ ''د'' (द) میں تبدیل ہو جاتا ہے، اس طرح سندھو (ह) لفظ ہندو (ह) بن گیا، اور سندھو کے کنارے آباد ہونے والے لوگوں کو ہندو کہا جانے لگا۔

پھر (ह) لفظ سے (व) (جس سے او، کی آواز نکلتی ہے) غائب ہو گیا اور ہندو سے ہند ہو گیا اور اس لفظ کا استعمال ہندوؤں کے جائے مقام کے لئے ہونے لگا۔ بعد میں ہندو لفظ سے ہندی (ह) لفظ بنا۔ اس طرح یہاں کی رہنے والی قوموں کو ہندی کہا جا سکتا ہے۔

ہندی یا ہندو کا مطلب

ہندو کا مطلب ہے ہند کا رہنے والا شروع میں سمجھا جاتا تھا پھر ہندی لفظ کا استعمال ''ہند کے رہنے والے'' کے مفہوم میں استعمال ہوتا رہا اور یہاں کی زبان کے لئے ہندوئی یا ہندوی لفظ مستعمل تھا۔ کچھ دنوں کے بعد میں اس کے لئے بھی ہندی ہی کا لفظ استعمال ہونے لگا۔ اس لئے ملک کے لئے ہند اور یہاں کے رہنے والوں کے لئے ''ہندو'' اور زبان کے لئے ہندی لفظ رائج ہو گیا اسی بنیاد پر یہاں کی اکثریت کے مذہب کو ہندو مذہب کہا جانے لگا۔ جس سے ایک مذہب کی شناخت ہوتی تھی، لیکن مسلمانوں کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے مسلمان ہندی لفظ سے مراد یہاں کی ہر قوم کو کہنے لگے۔

رَام اور رَاوَن کے ماننے میں فرق

قبائیلوں (دراوڑوں) کا اپنا الگ مذہب تھا، آج بھی شمالی ہند کے بیشتر ہندو ''رام'' کو اپنا ''معبود مانتے ہیں اور راون کو برائی کی علامت سمجھتے ہیں۔

جب کہ جنوبی ہند میں مختلف طبقات کے لوگ راون کو اپنا معبود مانتے ہیں۔ ہندو اور ہندو مذہب کی متفقہ تعریف کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس کی ایک واضح تعریف یہ کی جا سکتی ہے کہ بھارت میں ہندو وہ ہے جو مسلم، عیسائی پارسی نہیں ہے۔ آستک یعنی خدا پرست بھی ہندو ہے اور ناستک یعنی ملحد بھی ہندو کہلاتا ہے۔

لفظ ہندو کی ایجاد

ہند یا ہندوستان یا ہندو لفظ نہ قدیم ہے اور نہ ملکی۔ چنانچہ اس لفظ سے اہل ہند ناواقف تھے۔ لفظ ہند کا استعمال ایرانیوں اور عربوں نے کیا اور وہ بھی محض جغرافیائی حیثیت سے۔

اصطلاح میں ہندو کے معنیٰ ہندو مذہب کا ماننے والا اور ہندومت یا مذہب کے معنیٰ ایک مخصوص مذہب کے ہوتے ہیں یہ۔ گیارہویں صدی عیسوی یا اس کے بعد کی ایجاد ہے۔

چنانچہ البیرونی (متوفی ۱۰۴۸ء) نے اپنی مشہور کتاب ''**کتاب البیرونی فی تحقیق للھند**'' میں ہندومت ہندو اور ہندو مذہب یا ہندو کے معنیٰ ہندو مذہب کا ماننے والا ذکر نہیں کیا ہے۔

موجودہ عہد سَتْ پَتھ بَراہمن کے مطابق' دِیوی دَتْ اور دِکُشا براہمن کی بیٹی ادا سے شروع ہوا۔ یہی بھارت ورش کی ابتدا کے ہندو تھے۔

بھارت میں آ کر بس جانے والی یہ نسل جو آریہ کہلائی کئی قبیلوں میں منقسم تھی۔

آریہ نسل کے نام

رگ وید سنہتا کے مطابق آریہ نسل کے نام اس طرح ہیں (۱) اَنو (۲) دروہرے (۳) یدو (۴) تروس (۵) پرو اور ذیلی قبیلے (۶) بھرت (۷) کروی (۸) ترت سو کے نام مشہور تھے اس نسل نے خون کی ندی بہادی۔ مقامی اور غیر آریہ قوموں کو تہہ تیغ کیا۔

مغلوب غیر آریہ قومیں

غیر آریہ قومیں جو مغلوب ہوئیں اس طرح ہیں۔ (۱) اج (۲) یکشو (۳) ککٹ (۴) پشاچ (۵) شر وغلام بنالئے گئے، اور یہیں سے ہندوتو کا آغاز ہوا۔

مغلوب قوموں کے ساتھ زندگی کو اپنی خواہش اور اپنے مفادات کے مطابق استوار کرنے کے لئے عقیدے، فلسفے، روایات، ثقافت اور تہذیب کی تشکیل دی گئی۔

غیر آریہ قوموں کے نام

(۱) اناریہ (غیر مہذب) (۲) اناسہ (چپٹی ناک والے)
(۳) ادیویو (دیوتاؤں کی طرف غیر ملتفت) (۴) اکرمن
(۵) ششن دیوہ (۶) انیہ دُرت (۷) مردھ واک وغیرہ۔

ایسی غیر آریہ قومیں جو مغلوب ہونے کے باوجود اپنے طبعی خواص کے اعتبار سے کمتر درجے میں نافع پائے گئے۔ وہ ہمیشہ کے لئے غلام بنادئے گئے اور وہی دسیو (dasyu) کہلائے۔

اکثر غیر آریہ کالے تانبے کی طرح سرخ تھے اس لئے اسورا (asura) اور سورا (Sura) کہلائے۔

یہ اظہار رامائن اور مہا بھارت میں ہے، لیکن اس سے قبل رگ وید اور اتھر وید میں یہی اسورا (Asura) اور دیوا (deva) تھے۔ گویا ایک دیوتا کی قوم تھی اور دوسری غیر

دیوتا کی۔ براہمن تو اکثر کلمات سے شروع ہوتے ہیں:

"Devasura Va eshu lokeshu Samayantanta"

ترجمہ: ''اس دنیا میں خداوندان اور اسور رہتے ہیں۔''

ہندتو کی حقیقت نسل، خون، ہڈی اور تسلسل نطفہ ہے۔ عقیدہ، شعائر، کتاب، دین، روایات، فلسفہ، شاشتر، قانون، فضا، تاریخ، ثقافت، زبان، تہذیب، ہیئت، ساخت، جسم، ذرائع، سب کچھ عوارض سے زیادہ کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتے۔ چنانچہ اس فکر کی تین ہزار سالہ تاریخ دراصل تسلسل نطفہ اور تغلب نسل کی تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو دو حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے:

(۱) عہد استغلاب ۱۵۰۰ (Period of Overtaking) قبل مسیح سے ۵۵۰ مسیح تک۔
(۲) عہد احیاء ۲۷۲ (Period of Revival) قبل مسیح سے آج تک۔

عہد استغلاب کے چار مراحل گزرے ہیں:

(۱) پہلا مرحلہ ۱۵۰۰ ق م تا ۱۰۰۰ ق م
(۲) دوسرا مرحلہ ۱۰۰۰ ق م تا ۸۰۰ ق م
(۳) تیسرا مرحلہ ۸۰۰ ق م ۶۰۰ ق م
(۴) چوتھا مرحلہ ۶۰۰ ق م تا ۵۵۰ ق م

عہد احیا کے مراحل

(۱) پہلا مرحلہ ۳۲۰ عیسوی تا ۴۱۳ عیسوی
(۲) دوسرا مرحلہ ۶۵۰ عیسوی تا ۷۵۰ عیسوی
(۳) تیسرا مرحلہ ۱۹۴۷ عیسوی تا تادم تحریر

تیسرے مرحلے کی تاریخ دراصل ۱۵۵۶ عیسوی سے شروع ہوتی ہے، اور اس کے چار مرحلے ۱۹۴۷ء سے قبل گزر چکے ہیں:

(۱) ۱۵۵۶ تا ۱۷۰۷
(۲) ۱۷۰۷ تا ۱۸۵۸
(۳)۱۸۵۸ تا ۱۹۰۵
(۴)۱۹۰۵ تا ۱۹۴۷

قدیم ابتدائی معاشرہ

ہر یُگ باترتیب ’’سَت یُگ‘‘ سے شروع ہوکر درج ذیل خدائی سالوں یا وقفہ کا ہوتا ہے جیسے: ۴۸۰۰، ۳۶۰۰، ۲۴۰۰، اور ۱۲۰۰ خدائی سال۔ ایک خدائی سال ۳۶۰ انسانی سال کے برابر ہوتا ہے۔

بدھ اور جین کتب میں بھی ایسے بیانات یُگ کے بارے میں ملتے ہیں۔ برہمنی کتب نے مسلسل گردش اور لامتناہی ادوار کا مزید نظریہ پیش کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ یہ زمانے پلٹ پلٹ کر آتے رہتے ہیں۔ یعنی ہندوستان کی تاریخ کا دور ’’کل یُگ‘‘ کے تحت ہی پایا جاتا ہے۔

ہند کی قدیم نسلیں اور ان کی تہذیبیں

قدیم نسلیں:

چھ بنیادی نسلوں کے برصغیر ہند میں آمد کی نشان دہی علماء کرتے ہیں جیسے۔

۱۔ نیگرٹو (Negrito)
۲۔ پروٹو (Proto) اسٹریلائٹ (Australoid)
۳۔ میڈیٹرینین (Mediterranean)
۴۔ الپائن (Alphine)
۵۔ منگولیائی(Mangoloid)اور آخر میں
۶۔ آریہ

آریہ ہندوستان میں اپنی جڑیں جما چکیں تھیں۔ میڈیٹرین نسل کو اوڑی کلچر سے جوڑا جاتا ہے۔ منگولیائی شمال مشرق میں نظر آتی ہیں۔

ہندوستان میں مختلف غالب تہذیبوں کے ادوار

(۱) غیر آریہ تہذیب یا وادئ سندھ کی تہذیب تقریباً ۱۰۰ اسال تک
(۲) ویدک تہذیب یا آریہ تہذیب کا غلبہ تقریبا ۱۰۰۰ اسال تک
(۳) بدھ اور جین یا برہمن مخالف تہذیب کا غلبہ تقریباً ۸۰۰ سال تک (۶۰۰ ق۔ م تا ۲۰۰ ء)
(۴) پرُان تہذیب کا غلبہ تقریباً ۵۰۰ سال تک (۲۰۰ ء تا ۷۰۰ ء)
(۵) جنوب میں اسلام، ادویت، بھگتی اور راجپوت تہذیب کا دور تقریباً ۳۰۰ سال تک (۷۰۰ ھ تا ۱۰۰۰ ء)
(۶) شمال میں مسلمانوں کی آمد

آریوں کی آمد اور ویدک تہذیب (تقریباً ۱۷۵۰ ق۔ م۔ تا ۶۰۰ ق۔ م)

ہندوستان کی زبانیں

ہندوستان کی متعدد زبانیں اصلاً سنسکرت سے نکلی ہیں۔ اس طرح پیدا ہونے والی زبانوں میں سے ایک تو پالی تھی جو مگدھ میں بولے جانے کی وجہ سے مگدھی کہلاتی تھی اور کچھ دوسری زبانیں بھی تھیں جنہیں پراکرت کا نام دیا جاتا ہے۔ ان ہی سے جدید ہندی، پنجابی، بنگالی، مراٹھی وغیرہ زبانیں نکلیں۔ ہندوستان کی دراوڑی نسل کی زبانوں یا غیر آریائی زبانوں میں تامل، تلگو، کنڑا اور ملیالم آتی ہیں۔

آریہ (CaspianSea) ایران ہوتے ہوئے ہندوستان آئے یہ خانہ بدوش تھے۔ زراعت ان کا ثانوی پیشہ تھا۔

دوسرے ہزار سال

دوسرے ہزار سال (ق۔م) عہد میں یہ خاص آریائی لوگ خانہ بدوش جنگ دو قسم کے تھے۔ ان کی غذا کا بڑا ذریعہ دولت کا پیمانہ ان کے مویشی تھے۔ گھوڑوں کو اپنی خصوصیات کی وجہ سے بڑی اہمیت حاصل تھی۔

ہندوستان میں آریہ لوگوں کی تفصیل ہمیں رِگ وید سے ہی معلوم ہوتی ہے۔ رگ وید ۱۱۰۲۸ حمدوں کا مجموعہ ہے جو مختلف شعراء اور رشیوں نے اگنی، اندر، مترا، ورن اور دوسرے دیوتاؤں کے لئے کی ہیں۔

یہ دس منڈل یا کتب پر مشتمل ہے جس میں دوسری تا ساتویں کتب سب سے قدیم مانی جاتی ہے۔ جب کہ پہلا اور دسواں منڈل بعد کا معلوم ہوتا ہے۔

(رام شرن شرما NCERT کی کتاب قدیم ہند ۱۹۸۰ء)

رِگ وید کی متعدد چیزیں ’’اوستا‘‘ سے ملتی ہیں جو کہ ایرانی زبان کی سب سے قدیم کتاب ہے۔ دونوں کتابوں میں دیوتاؤں کے نام۔ اور سماجی طبقات کے نام ایک جیسے ہیں۔

عہد نامہ عتیق کو ان لوگوں نے ہمیشہ ایک تاریخی حیثیت سے پیش کیا جو اپنے خصوصی وطن سے رابطہ قائم رکھے ہوئے تھے۔ فلسطین کے اثرات ہندوستان کے مقابلے میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں اور اس کی تحقیقات کا کام زیادہ سائنسی طریقوں پر ہوا ہے۔

یہ لوگ موہنجوڈرو کے عہد کے مقابلہ میں مہذب نہیں تھے۔ ایسے مخصوص آریائی برتن اور اوزار نہیں ملے جو آریائی ثقافت کی تفصیل پیش کر سکیں۔ اس کے علاوہ وادیٔ سندھ کی تہذیب کا اپنا رسم الخط تھا۔ آریہ اس کے بہت بعد تک لکھنا نہیں جانتے تھے۔

۵۰۰ ق میں لکھنے کے عام رواج کا ثبوت (Reference) ملتا ہے۔ اس لئے اندازہ ہے کہ ۷۰۰ ق تک یہ لکھنا سیکھ گئے ہوں گے۔ (رومیلا تھاپر)

آریائی دیوتا

ایران میں اس وقت آریائی دیوتاؤں (اندر، ورن، متر وغیرہ) کی پوجا ہوتی تھی یہاں تک کہ زرتشت نے چھٹی صدی ق۔م۔ میں ان کا صفایا کر دیا۔ صرف آگ کا ہند آریائی دیوتا (اگنی) دونوں کی مشترک پرستش میں داخل رہا۔ سنسکرت لفظ ’’دیو‘‘ جو ’’دیوتا‘‘ کے لئے استعمال ہوتا تھا ایرانی اصطلاح میں ’’دیو‘‘ بن گیا۔ (کوسمبی)

اہم دیوتا

رِگ وید کا سب سے اہم دیوتا ’’اندر‘‘ ہے۔ ڈھائی سو حمد اس کے لئے کہے گئے ہیں۔ وہ جنگی رہنما نظر آتا ہے جو دشمنوں کے مقابلے میں آریوں کی قیادت کرتا ہے۔ ’’اندر‘‘ نے آریوں کے دشمنوں کو کچل ڈالا اور ’’منکرین دیوتا‘‘ کے خزانوں کو لوٹ لیا۔ جن ’’راکشسوں‘‘ کو اس نے مارا اس کے نام ملتے ہیں۔ ان میں بہت سے نام غیر آریائی محسوس ہوتے ہیں۔ ’’اندر‘‘ دریاؤں کو آزاد کرنے والا ہے۔ وہ بارش کا دیوتا بھی تھا۔

دوسرا بڑا دیوتا ’’اگنی‘‘ یا آگ کا دیوتا ہے۔ اس کے لئے دو سو حمد ملتے ہیں۔ ایرانی اور ہندوؤں میں آگ کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ جتنے اشلوک اس سے منسوب ہیں اتنے کسی دیوتا کے نام سے نہیں ہیں۔ تیسری پوزیشن ’’ورن‘‘ دیوتا کو حاصل تھی۔ دیوتا اس وقت زیادہ اہم تھے۔ قربانی کو اہم مقام یہاں حاصل تھا۔ اس دور میں دیوتاؤں کی پوجا، روحانی ارتقاء یا وجود کے غموں سے چھٹکارا پانے کے لئے نہیں ہوتا تھا، بلکہ اس کے مقاصد اولاد (صرف لڑکے، لڑکیاں نہیں) جانور، روزی، دولت اور صحت وغیرہ کا حصول تھا۔ آریہ جفاکش اور دلیر تھے۔ زندگی سے انہیں محبت تھی۔

آریوں کی لڑائیاں

آریوں کے یہاں دو طرح کی لڑائیوں سے سابقہ پیش آتا تھا۔ جب غیر

آریاؤں سے جن کو ''داسیوں'' کا نام دیا گیا۔ رِگ وید میں ''داسیوہتھیا'' یا داسیوں کے قبل کا تذکرہ متعدد بار آیا ہے۔ دوسری لڑائی خود ان کے آپس کی تھی۔

آریہ پانچ قبائل میں منقسم تھے جن کا نام رِگ وید میں ''پنچا جن'' آیا ہے۔ بھارت اور ''ترتسو'' کا قبیلہ صاحب اقتدار تھا۔ بھارتی قبیلہ کے دس راجاؤں کے گروپ سے لڑائی ہوتی ہے جس میں (ان دس میں سے پانچ آریہ اور پانچ غیر آریہ تھے) بھارت قبیلہ کو فتح ہوئی تو ہندوستان کا سرکاری نام ''بھارت'' اسی نام پر پڑا ہے۔ بھارت قبیلہ کے حامیوں پروہت وشٹ کا نام بھی آتا ہے۔

مویشی

یہاں مویشیوں کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ رِگ وِید کی اکثر لڑائیاں گائے کو لے کر ہوتی تھیں۔ یہاں جنگ کے لئے جو لفظ آیا ہے وہ لفظ ہے (گوتھی) یا گائے کی تلاش۔ برِہمنوؐں کو ''دَان'' میں گائے اور غلام عورتیں دی جاتی تھیں۔

سیاسی اداروں میں سبھا اور سمیتی کا تذکرہ ملتا ہے۔ راجہ کے ساتھ پروہت بھی ہوتا تھا۔

جرائم

جرائم وہاں ہوتے تھے۔ قتل پر سزا ملتی تھی اور ایک آدمی کی قتل کی عام سزا سو گائیں تھیں۔ (رومیلا تھاپر ص ۴۳)

ویدک دور کا خاتمہ

ویدک کو ہم ۱۰۰۰ تا ۶۰۰ ق م سمجھا جا سکتا ہے۔ اس دور کی معلومات رِگ وید کے بعد کے ویدک لٹریچر سے ہوتی ہے۔ ویدک لٹریچر میں ویدک ''منتروں'' کے مجموعہ کو ''سَہِنتا'' کہتے ہیں۔ رِگ وید سنہتا ان کے یہاں سب سے قدیم ہے۔ اس کے بعد سام وید کا نمبر آتا ہے۔ رِگ وید کی نظموں کو ساز پر گانے کے لئے جو تبدیلی کی گئی اس شکل کو سام

وید کہتے ہیں۔ اس کے بعد یجر وید میں نظموں کے ساتھ رسوم کا بھی اضافہ ہے۔ ان سے سیاسی اور سماجی حالات کا علم ہوتا ہے۔ یجر وید میں ایسے منتروں کا ذکر ہے جس کو بارہ بیل مل کر چلاتے تھے۔ گویا کھیتی میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا تھا۔

اتھر وید میں جادو ٹونا، بیماری اور امراض کو دفع کرنے سے متعلق چیزیں ہیں۔ جو غیر آریائی اثرات کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ سب چیزیں شمال میں گنگا کے اوپر میدان میں تخلیق کی گئیں۔

اسی دور میں اس علاقہ میں مٹی کے برتن بھورے رنگ میں رنگے ہوئے تسلسل سے ملتے ہیں۔ انہیں Painted Greyware PGW بھی کہتے ہیں۔

اس دور میں امراء اور پروہتوں کا عروج ہوتا ہے۔ سماج میں برہمنوں کے اثرات میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ ۲۴۰،۰۰۰ گائیں برہمن کو دان کرنے کی بات لٹریچر میں ملتی ہیں۔

جانوروں کی قربانی اور یگوں میں غیر معمولی اضافہ نظر آتا ہے۔ اگنی اور اندر کی اہمیت میں کمی ہو جاتی ہے۔ خیال ہے کہ اُس وقت اصل مہا بھارت اور رامائن لکھے جا رہے تھے۔

اپنشد

اپنشد کی تالیف ۶۰۰۔۷۰۰ ق۔م میں شروع ہو جاتی ہے۔ جن میں رسوم پر تنقید اور آتما پرماتما کے تعلق کی بحث ملتی ہے۔ جس سے سماجی بے چینی کا اظہار ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں ذات پات کا نظام وجود میں آچکا تھا باوجود یہ کہ تاریخی طور پر ان صدیوں کو پر کرنے میں بہت کچھ خلاء پایا جاتا ہے۔ سماجی اداروں اور مذہب کے اعتبار سے اس کو آج بھی اہمیت حاصل ہے۔ انیسویں صدی کے سماجی اور مذہبی مصلحین راجہ موہن رائے اور سوامی دیانند وغیرہ سند اسی دور کو اور ویدک کتب کو مانتے تھے۔

جین اور بدھ دھرم

چھٹی صدی ق۔م میں چین میں کنفیوشس (۰۵۵۱ ق م تا ۴۷۹ ق۔م) کا فلسفہ اور ایران میں زرتشت کی طوفانی اصطلاحات پیدا ہوئیں۔ دوسری طرف شمالی مشرق

ہند میں مہاویر (۴۰ ق۔م تا ۴۶۸ ق۔م) اور گوتم بدھ (۶۳ ق۔م تا ۴۸۳ ق۔م) نظر آتے ہیں۔ دونوں ہی ویدوں کو سند نہیں مانتے اور برہمنیت کے منکر ہیں۔ دونوں کا تعلق چھتری وَرَن سے تھا۔

اس وقت تجارت میں سکوں کا استعمال ہونے لگا تھا۔ سب سے قدیم سکے پانچویں صدی ق۔م کے ملے ہیں۔ جو مشرقی اتر پردیش اور بہار میں مستعمل تھے۔

موریہ عہد

گوتم بدھ کے زمانہ میں شمال، مشرقی علاقوں میں ۱۶ ریاستوں کا تذکرہ ملتا ہے جن کو 'جنپد' کا نام دیا گیا تھا۔ ان کی آپس میں لڑائیاں ہوئیں۔ بالآخر ان میں مگدھ کی ریاست بہت طاقتور ہوکر ابھری اور شہنشاہیت قائم کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ اس وقت ''راج گڑھ'' دارالخلافہ تھا۔

مگدھ کو یہ بلندی راجہ بمسار (بدھ ذرائع کے مطابق ۵۴۴ ق۔م تا ۹۲ ق۔م۔ تک اس کی حکومت رہی) کے تحت ملی، بمسار کی تین بیویاں تھیں۔ باپ کو قتل کر کے اس کا لڑکا شترو (۴۹۲ ق۔م یا ۶۰ ق۔م) تخت پر بیٹھا۔ ''رومیلا تھاپر'' کے مطابق اس کے بعد پانچ راجہ ہوئے ان سب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے باپوں کو مار کر تخت پر بیٹھے۔ بالآخر شیشوناگ نام کا ایک شخص تخت پر بیٹھا۔

اس کے بعد نند خاندان کی بہت طاقتور حکومت آئی۔ نند کا تعلق ورن نظام میں سب سے نچلی ذات سے تھا۔ اس کے زمانہ میں مغرب کے علاقوں پر سکندر کا حملہ ہوا تھا۔ نند کا سب سے اہم راجہ مہاپدما نندا تھا۔ غیر چھتری راجاؤں میں نند خاندان پہلا تھا جس کے بعد سے شمال ہند میں زیادہ تر اہم راجاؤں کے خاندان کا تعلق غیر چھتری راجاؤں سے رہا۔ یہ سلسلہ ایک ہزار سال بعد راجپوتوں کی آمد سے ختم ہوگیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس دور میں مذہبی رہنما چھتری ہوگئے۔ جب کہ کچھ راجہ برہمن تھے۔ (رومیلا تھاپر ۱۹۶۶ء)

چندر گُپت موریہ

نند کے بعد موریہ عہد آتا ہے جس کا آغاز ۳۲۱ ق۔م میں ہوا تھا۔ چندر گُپت موریہ اس کا بانی تھا۔ برہمن روایت کے مطابق وہ ایک شودر ماں سے جو نند کے دربار میں کام کرتی تھی، پیدا ہوا تھا۔ بُدھ روایت اس کو چھتری قرار دیتی ہیں۔ نند خاندان کی کمزوریوں کی وجہ سے چندر گُپت نے ایک برہمن چانکیہ (کوٹلیہ) کی مدد سے اس خاندان کا خاتمہ کر دیا۔ چندر گُپت موریہ نے بڑی سلطنت قائم کی۔ جو کیرالہ، تامل ناڈو اور شمالی مشرقی ہند کے کچھ حصوں کو چھوڑ کر پورے برصغیر پر تھی۔ اس سے قبل سکندر کا حملہ شمالی مغربی ہند میں ۳۲۷ ق۔م میں ہو چکا تھا۔ اس کے جانے پر ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا جس کو چندر گپت موریہ نے پورا کر دیا۔

اشوک کا عہد

(سنسکرت میں اشوک کے معنیٰ 'بےغم' کے ہیں) ہندوسار کا بیٹا اور چندر گُپت موریہ کا پوتا تھا جو تخت شہنشاہ پر ۲۷۰ ق۔م۔ میں متمکن ہوا۔ بدھ روایت کے مطابق وہ اپنے ۹۹ بھائیوں کو قتل کر کے تخت پر بیٹھا تھا۔ اس کے اپنے فرمان ہندوستان کی ان قدیم ترن کتابوں میں ہیں جنہیں پڑھا جا سکا ہے۔

اشوک نے اپنی تاجپوشی کے آٹھ سال بعد کالنگا (اڑیسہ) تباہ کن جنگ کے بعد اپنے مذہبی انقلاب کا خود بھی تذکرہ کیا ہے۔ اس جنگ میں ایک لاکھ انسان مارے گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے بدھ مذہب قبول کر لیا۔

اس بنیادی تبدیلی کا تعلق مذہب سے زیادہ نہ تھا جتنا کہ شہنشاہ کے اس طرز عمل سے جو ایک ہندوستانی حکمرانی نے پہلی بار اپنی رعایا کے ساتھ اختیار کیا۔ چنانچہ وہ خود کہتا ہے۔

''میں جو کچھ بھی مشقت کرتا ہوں وہ جدوجہد اس لئے ہوتی ہے کہ اس قرض کو ادا کروں جو تمام زندہ مخلوقات کا مجھ پر ہے۔

چھٹی صدی کے مگدھی مذاہب میں جس فلسفہ کا اظہار کیا گیا تھا وہ آخر کار اشوک کے عہد میں ریاست کے نظام میں داخل ہو گیا۔

منواسمرتی

میں

اعلیٰ وادنیٰ ذات کے کاموں کی تقسیم

انسانوں کی پیدائش

ورن دیوستھا، (ذات پر مبنی معاشرت وتمدن) کے سب سے بڑے موئید مَنو نے تخلیق انسان کی غیر معمول توجیہہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

लोकनां तु निवृद्ध्यर्थ मुखबाहू रूपाघातः ।
ब्राह्मण क्षत्रियं वैश्यं शुद्रं च निरर्वयेत् ।।

(मनु स्मृति, अध्याय 1: श्लोक 31) ।

''یعنی عالم کی افزائش کے لیے منہ سے برہمن، بازو سے چھتری ران سے ویشہہ اور پیروں کے شودر پیدا کئے گئے''۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ منو نے یہ نہیں بتایا کہ چنڈال، مہتر وغیرہ برہما کے کس عضو سے پیدا ہوئے ہیں۔

- برہمن کے لفظی معنیٰ ہیں: عارف با اللہ خدا کی علم ومعرفت کا حامل، بڑا بھائی، وشنو، اگنی (آگ دیوتا) مالک وغیرہ۔
- چھتری کے معنیٰ ہیں: طاقتور، شجاع رعب ودیدیہ والا، صاحبِ اقتدار، حاکم، سپاہی، جودھا وغیرہ۔
- ویشہ کے معنیٰ کسان، سوداگر، تاجر
- شودر کے معنیٰ ہیں۔ نیچ، کمترین، خراب، اچھوت، غیر ملکی حکمرانوں کے داشتاؤں کی اولاد وغیرہ۔ **(پیریار آئی۔ وی۔ رام سوامی، منو کا قانون ۴ دلتِ ساہتیہ اکیڈمی، بنگلور)**

اعلیٰ ذاتوں کی فضیلت

تخلیق انسانی کے مقام ومنبع کا تعین کرنے کے بعد منو نے اعلیٰ ذاتوں کی فضیلت اور علومرتبت کو ان کے لیے مخصوص قرار دینے کے مقصد سے کہا کہ انسانی جسم کا ناف سے اُوپر کا

حصّہ پاک ہے اوراس میں بھی منہ پاکیزہ تر مقام ہے۔ (منواسمرتی ۱:۹۲) پیرانسانی جسم کا سب سے ناپاک حصّہ ہے۔

برہمن کی ذمہ داری

● چاروں ورنوں کے مذہبی حیثیت اورحقوق وفرائض کوتعین کرتے ہوئے منو کہتے ہیں:

अध्यापनध्ययनं यजनं याजनं तथा ।।
दानं प्रतिग्रह चैव ब्राह्मणानमाकल्पयत् ।।

(मनु०1:88)

''یعنی وید پڑھتا، یکیہ کرنا، کرانا اوردان لینا دینا۔ یہ چھ اعمال برہمن کے لیے مقرر کئے گئے''۔ (پیریار آئی۔ وی۔ رام سوامی، منوکا قانون ص ۴ دلت ساہتیہ اکیڈمی، بنگلور)

प्रजानां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमैव च ।
विषयेवप्रक्ति श्र क्षात्रियस्य समासतः ।।

(मनु०:81)

ویشوں کی ذمہ داری

''یعنی جانور پالنا، صدقہ خیرات کرنا، یگیہ کرنا، ویدوں کا مطالعہ کرنا، تجارت اورزراعت کرنا ویشیوں (بنیوں) کے کام مقرر کیے گئے''۔ (منواسمرتی باب ۱ اسلوک ۸۱)

شودروں کی ذمیداری

سب سے نچلی ذات شودر کے فرائض کی تعیین کرتے ہوئے منو کہتے ہیں۔

(رام چرت مانس از تلسی داس، سندر کانڈ، چھند ۶۳ مطبوعہ گیتا پریس۔ گورکھپور۔ ۲۳واں ایڈیشن۔ سموت ۲۳۴ء)

एकमेव तू शुद्रस्य प्रभुः कर्मसमादिशत् ।
एतेषामेव वर्णानां सुश्रूषामनसूयया ।।

(मनु० ९:९९)

''یعنی شودروں کی لیے خدانے ایک ہی کام کا حکم صادر کیا ہے کہ وہ مذکورہ تینوں

ورنوں (اعلیٰ ذاتوں) کی خدمت بغیر کسی حسد کے کریں کیونکہ برہمن کا ریاضت، اس کا علم، چھتری کی ریاضت اس کا دماغ، ویشیہ کی مشقت۔ بزنس اور یگیہ اورشودروں کا کام خدمت کرنا ہے''۔ (۱۱:۲۳۵)

چاروں ورن کے لوگوں کے نام میں فرق

مذکورہ اعمال کے مطابق چاروں ورنوں کا نام رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے منو کہتے ہیں کہ: ''برہمنوں کا نام مبارک ہو، چھتری کے نام سے طاقت اورشجارت کا اظہار ہو، ویشیہ کے نام سے دولت وثروت کا مظاہرہ ہو، اورشوردر کے نام سے ذم کا پہلو نکلتا ہو''۔

(منو اسمرتی، باب ۲، اشلوک ۳۱ ص ۳۴)

مثلا برہمن کا نام جگناتھ وشنوشرما، برہم دیو وغیرہ ہو۔ چھتری کا نام ویرندر، مہاویر، بھیم ارجن وغیرہ۔ ویشیہ کا نام کروڑی مل، لکشمی نرائن، کبیر ناتھ ہواورشودروں کا نام ہوریہی، دھنیا چمر، للوا، چھترو، منگرو چھپٹو بدھو وغیرہ رکھا جائے۔

دنیا کا خدا برہمن

منونے برہمن کوکائنات Hkwe.My کا دیوتا ہے۔ (منواسمرتی ۹/۳۱۹)

کہتے ہیں کہ ساری دنیا خدا کے زیر تصرف ہے اورخدا منتروں کے تابع ہے۔ اسی لیے برہمن دھرتی کا خدا ہے۔ اگر دیگر تین ورنوں کے لوگ دھرتی کے اس خدا کوخوش رکھیں گے تو اُوپر کا خدا خوش ہوجائے گا۔ چھتریوں اورویشوں کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ برہمنوں کوخوش دلی اور بطیّت خاطر مرگوب غذا کھلائیں اورشودر دل وجان سے ان کی خدمت کرے۔ (منواسمرتی: ۳/۲۳۱)

کیونکہ سب سے اعلیٰ تخلیق برہمن کی ہے دنیا میں جو کچھ ہے اسی کا ہے۔ اسی کے نگہ کرم سے سارے متنفس زندہ ہیں وہ جودوسروں کا اناج کھاتا ہے، دوسرے کا دیا کپڑا پہنتا ہے اورکسی دوسرے سے لے کر کسی دوسرے کو دیتا ہے۔ وہ ساری چیزیں اسی کی ہیں۔ (۱۱:۹۹-۱.۱)

برہمن کائنات کا مالک ہے

منو کہتے ہیں کہ برہما کے منہ سے پیدا ہونے اور ویدوں کو اپنانے کی وجہ سے برہمن پوری کائنات کا مالک ہے۔ (۱:۹۲-۹۳) چنانچہ برہمن اگر برے کام بھی کرے تو بھی قابل تعظیم و پرستش ہے خواہ احمق ہو یا عالم؛ بہرصورت وہ دیوتا ہی ہے۔ (۹:۳۲۲، ۹:۳۱۷)

تخلیقی اعتبار سے فضیلت، ویدوں کی تعلیم و تعلم اور دیگر مذہبی اعمال کی بناء پر برہمن تمام ذاتوں کا مالک ہوتا ہے۔ (۱۰:۳)

برہمن کی خدمت جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے

● شودر کے لیے برہمن کی خدمت جنت میں لے جانے والا سب سے افضل دھرم ہے۔ (۹:۳۳۴)

● اس لیے بہشت میں جانے کے لیے شودروں کا لازم ہے کہ وہ دل و جان سے برہمن کی خدمت کریں۔ (۱۰:۱۲۱)

● مگر شودر کی خدمت کرنا گناہ ہے۔ (۱۱:۶۹)

برہمن کو سزا سخت نہ دی جائے

برہمن خواہ کسی بھینوعیت کے گناہ کا ارتکاب کرے، اسے جان سے نہ ختم کیا جائے اسے کسی بھی قسم کا ذہنی جسمانی آزاز دیے بغیر ساری دولت اس کے حوالے کر کے اسے ملک بدر کر دیا جائے کیونکہ برہمنوں کو قتل کرنے سے بڑا کوئی اور گناہ نہیں۔ (۸:۳۸۱)

● برہمن کے ذریعہ ستائے جانے پر بھی کبھی اس کی ندامت نہ کریں۔ (۴:۲۳۶)

● منو نے دشمن پر فتح حاصل کرنے کے بعد برہمن کی خدمت کرنے پوجا کرنے اور نذرانہ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ (۷:۲۰۱)

مذہبی ترجمان صرف برہمن ہوسکتا ہے

منو اسمرتی کے شارحین کہتے ہیں کہ برہمن اور صرف برہمن ہی مذہب کا

ترجمان ہوسکتا ہے مگر شودر نہیں ہوسکتا۔

जातिमात्रोपजीवी वा कामं सयाद्रह्मणब्रुवः ।
धर्मप्रवक्ता नृपतेतर्न तू शूद्रः कथंचन ।।

(मनु०8:20)

یعنی محض برہمن ذات کے نام پر روزی کمانے والا یا برائے نام برہمن بھی راجہ کی طرف سے مذہب کا ترجمان ہوسکتا ہے مگر شودر نہیں ہوسکتا۔

دنیا کا مال اصل برہمن کا ہوتا ہے

”برہمن کو دیگر ورنوں کا مال لینے کا حق دیتے ہوئے منو کہتے ہیں کہ برہمن کسی کا پورا کا پورا مال لے سکتے ہے کیونکہ برہمن سب کا مالک ہوتا ہے۔ اگر دفینہ دستیاب ہو تو راجہ اسے دیکھ کر اس میں سے نصف برہمن کو دے اور نصف خود اپنے پاس رکھ لے“۔ (۸:۳۷-۳۸)

● ”مگر دوسرے ورن کے لوگ برہمن کا مال نہیں لے سکتے“۔ (۱۱:۱۸)

● ”منو کہتے ہیں کہ اگر اچانک کوئی کام آ پڑے تو برہمن بلا جھجھک شودر کا مال لے لے کیونکہ شودر کا اپنا کچھ نہیں ہوتا، سب کچھ اس کے آقا برہمن کا ہوتا ہے“۔ (۸:۴۱۷)

● ”دولت جمع کرنے کی اہلیت رکھنے والا شودر بھی دولت جمع نہ کرے کیونکہ دولت کا ارتکاز کر کے وہ برہمنوں کو ستانے کا ارتکاب کرتا ہے“۔ (۱۰:۱۲۹)

● ”شودر خواہ زرخرید ہو یا آزاد۔ بہرصورت اس سے خادم کا ہی کام لیں کیونکہ برہما نے اسے دوسرے ورنوں کی خدمت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ اگر اس کا مالک اسے آزاد بھی کر دے تو بھی وہ خدمت کے فریضہ سے مستغنی نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ اس اس کی فطرت ہے“۔ (۸:۴۱۳-۱۴)

امر واقعہ یہ ہے کہ منو کے وضع کردہ قونین نے اچھوتوں اور شودروں کو ویدوں سے زمانہ میں ہی ذہنی غلامی کی ایسی دلدل میں پھنسا دی جس سے نکلنے کے لیے انہیں آج

ھی ہاتھ پیر مارنا پڑ رہا ہے۔ شودر پھٹے پرانے کپڑے پہنے۔

●’’منو نے خدمت گذار شودروں کو اس کے حق الخدمت کے عوض چھوٹا (پس خوردہ) اناج اوڑنا بچھونا اور پہننے کے واسطے پھٹے پرانے کپڑے دینے کا حکم دیا ہے‘‘۔
(۱۲۵: ۱۰)

●’’شاشتروں (ہندو شریعت) کے مطابق عمل کرنے والا شودر برہمن کا جھوٹا کھائے‘‘۔ (۱۴۰: ۵)

کھانا کھلانے میں تفریق

●’’ویشیہ اور چھتری کے یہاں اگر برہمن آئیں تو وہ مہمان ہوں گے اور برہمن مہمانوں کے پہلے کھانا کھلانا ان ورنوں کا اوّلین فریضہ ہے، لیکن اگر ویشیہ، چھتری، یا شودر برہمن کے یہاں آئیں تو وہ مہمان متصور نہیں ہوتے ہیں۔ لہذا برہمن سب سے پہلے چھتریوں کو کھانا کھلائے پھر ویشیہ اور شودروں کو خدمت گذاروں کی صف میں بٹھا کر کھانا کھلائے‘‘۔ (۱۱_۱۱۰:۳)

●’’جس کی ریاست میں منصف پر شودر فائز ہوا سے راجہ کی قوم کیچڑ میں پھنسی گائے کی طرح تکلیف اٹھاتی ہے‘‘۔ (۸:۲۱)

●شودروں اور دہریوں سے بھرا ہوا ملک جس میں ایک بھی برہمن آباد نہ ہو بہت جلد قحط سالی اور بیماری سے تنگ آ کر تباہ ہو جاتا ہے۔ (۲۲: ۸)

●برہمنوں کو اچھوتوں سے تعلق نہ رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے منو کہتے ہیں: پتت (ذلیل) چنڈال، پلکس، بھنگی، احمق اور دولت کے غرور میں مبتلا نچلی ذات کے لوگوں سے برہمن تعلق نہ رکھے اور نہ ہی انہیں مذہب کی تلقین کرے۔ (۷۹:۴)

●شودر کے شاگرد اور شودر کے استاد ترک کیے جانے کے قابل ہیں۔ (۱۵۶:۳)

شودروں کا یگیہ کرانے والا برہمن جتنے برہمنوں کو چھو لیتا ہے، اتنے برہمنوں کو کھانا کھلانے کا پورا اجرا سے نہیں ملتا اور ویدوں کا عالم برہمن بھی اگر لالچ میں پڑ کر شودر

پروہت کا عطیہ کر لے تو وہ پانی میں ڈالے ہوئے مٹی کے کچے برتن کے مانند گل کر ختم ہو جاتا ہے۔ (۸۹م۱۷۸:۳)

●اچھوتوں کو مذہبی تقریبات سے الگ تھلگ رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے منو کہتے ہیں کہ چنڈال (ڈوم)، ہجڑے، حائضہ، خنزیر اور کتے وغیرہ برہمن کو کھاتے ہوئے نہ دیکھ پائیں۔ اگر یہ لوگ برہمن کا دسترخوان، ہوم (مذہبی تقریبات) خیرات اور دیوتاؤں کے اعمال ہوتا ہوا دیکھ لیں تو یہ سارے اعمال بے نتیجہ و بے سوز ہو جاتے ہیں۔ (۴۰_۲۳۹:۳)

چنانچہ منو اسی طرح اچھوتوں کو گاؤں سے باہر رہنے کا حکم دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ چنڈال اور مہتر گاؤں سے باہر رہیں۔ یہ لوگ کسی ڈھات سے بنا برتن اپنے زیر استعمال نہ رکھیں بلکہ مٹی کے ظروف استعمال کریں۔ کتے اور گدھے ہی ان کی ملکیت رہیں۔ لاشوں سے اترے ہوئے کپڑے ہی یہ لوگ زیب تن کریں۔ مٹی کے ٹوٹے پھوٹے برتنوں میں کھانا کھائیں، لوہے کے زیورات پہنیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے پھرتے ہیں۔ مذہبی اعمال کی انجام دہی کے وقت متعلقہ لوگ نہ تو ان سے ملیں اور نہ ان سے ہم کلام ہوں۔ ان کا اولین دین اور معاملات بھی ہی کی ذات برادری میں ہونے چاہئیں۔ انہیں دوسرے کے ہاتھ سے مٹی کے ٹوٹے ہوئے برتن میں اناج دلایا جائے اور رات کے وقت یہ لوگ شہر میں نہ گھومنے پائیں۔ یہ لوگ لاوارث لاشوں کو شمشان میں لے جایا کریں۔ (۵۵_۵۱:۱۰)

غالباً اعلیٰ ذاتوں کے انہیں خیالات اور ان کے طرز عمل سے تنگ آ کر ڈاکٹر امبیڈکر نے ممبئی میں ’’دلت پریشد‘‘ کے روبرو ’’ہمیں تبدیلی مذہب کیوں کرنا ہے؟‘‘ کے موضوع پر ۳۱ مئی ۳۶ء کو تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔

’’ہندو سماج میں آپ لوگوں (نچلی ذاتوں) کو بدترین دشمن غلاموں سے بدتر اور جانوروں سے بھی زیادہ ہیچ سمجھا جاتا ہے‘‘۔ **(باباصاحب امبیڈکر اور اسلام ص ۱۱)**

’’مسٹر شنکرانند نے بھی کہا ہے ہندو مذہب وہ واحد مذہب ہے جو اپنے ہی

بھائیوں کواچھوت کی صف میں رکھتا ہے۔'' (بی شنکرانند، نوبھارت ٹائمس دلّی، ۱۲؍دسمبر ۹۲ء)

شادی کے سلسلہ میں احکامات

یعنی شودر اپنی برادری کی شودر عورت سے، ویشیہ اپنی ہم برادر عورت اور شودر عورت سے اور برہمن چاروں ورنوں کی لڑکیوں سے شادی کرسکتا ہے۔ اس اسلوب سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ شودر کو یعنی شودر اپنی برادری کی شودر عورت سے، ویشیہ اپنی ہم برادر عورت اور شودر عورت سے اور برہمن چاروں ورنوں کی لڑکیوں سے شادی کرسکتا ہے۔ اس اسلوب سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ شودر کو دوسرے ورنوں کی لڑکیوں سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (۹:۱۵۷)

برہمن کسی سے بھی شادی کرسکتا ہے

''برہمن اگر محض جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے شادی کرنی چاہے تو دیگر ذاتوں کی لڑکیوں سے بھی شادی کرسکتا ہے (۷:۳) لیکن برہمن اگر اپنی ذات اور غیر ذات دونوں طرح کی لڑکیوں سے شادی کرنی چاہے تو ان عورتوں میں ورن کے مطابق رتبہ کی تعین کرے یعنی چھوٹی اور بڑی بیوی قرار دے''۔ (۹:۸۵)

''برہمن کی مختلف ذاتوں کی بیویوں کی روایت اگر ان کے باپ کی طرف سے عطیہ ہو تو ان عورتوں کے مرنے کے بعد ان کی دولت برہمن ذات کے بچوں کی شمار ہوگی''۔ (۹:۱۹۸)

اگر دو ورنوں کے صاحب اوصاف حمیدہ اور اہل علم گواہ یکساں تعداد میں موجود ہوں تو برہمن کی گواہی صحیح مانی جائے۔ (۸:۷۳)

اچھوت کی گواہی نہیں تسلیم ہوگی

اچھوت، غلام، بوڑھے، بچے وغیرہ گواہی دینے کے قابل نہیں ہوسکتے۔ (۶۶: ۸)

منو کہتے ہیں کہ نچلی ذات کے لوگ اپنے جس حصّہ سے برہمن پر حملہ کریں ان کا وہی عضو سزا میں کاٹ ڈالا جائے گا۔ والسلام

دعاؤں کا طالب
محمد سرور فاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب کی اہم تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم (لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔تشریح لغات القرآن الکریم
۳۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۴۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف
۵۔تفسیر کا بنیادی مأخذ اور مفسر کی خصوصیت
۶۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۷۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۸۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۹۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۱۰۔کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۱۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۲۔اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۳۔کفر وشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۴۔کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۵۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے انمول موتی
۱۶۔رسول اللہ ﷺ کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۷۔حضرت محمد ﷺ اور جزیرۂ عرب
۱۸۔رسول اکرم ﷺ کے کریمانہ اخلاق اور آپ ﷺ کی سیرت
۱۹۔رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں
۲۰۔رسول اللہ ﷺ کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۲۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۳۔خاتم النبین (قرآن کی روشنی میں)
۲۴۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۵۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۶۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۷۔حرام، حلال اور مباح چیزیں
۲۸۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۳۰۔تعداد ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۱۔مستند مسنون دعائیں
۳۲۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۳۳۔اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات (تاریخی حقائق کی روشنی میں)
۳۴۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۵۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۶۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۷۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۸۔قیامت تک کے فتنے (رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۹۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۰۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۱۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۲۔آخری رسول ﷺ کہاں کب اور کون؟
۴۳۔حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۴۔ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۵۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۶۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۷۔بدھ مت اور اسلام
۴۸۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۴۹۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۵۰۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۱۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۲۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۳۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۴۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۵۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۶۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۷۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۸۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۹۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۶۰۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۱۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۲۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۳۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۴۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۵۔روزہ، تراویح، صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل (شریعت کی روشنی میں)
۶۶۔طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)

۶۷۔لغات القرآن الکریم
۶۸۔صدقۂ فطر اور عقیقہ سے متعلق مسائل
۶۹۔زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ
۷۰۔اسلامی پردہ اور آزاد معاشرے کی بربادی
۷۱۔محرم کی حقیقت اور عاشوراء کے واقعات، اسلامی جنتری اور اعمال
۷۲۔ذبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت اور اسلامی جہاد
۷۳۔غیر مسلموں سے متعلق مسائل (شریعت کی روشنی میں)
۷۴۔وفات سے پہلے رسول کریم ﷺ کی امت کو نصیحتیں
۷۵۔دعا کی قبولیت کے اوقات وآداب اور مانگنے کا طریقہ (احادیث کی روشنی میں)
۷۶۔رسول کریم ﷺ کے رشتے کی اہم صحابیات
۷۷۔صحابیات کے اہم واقعات
۷۸۔رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات
۷۹۔نبیوں وصحابہ کا ذریعہ معاش
۸۰۔رسول کریم ﷺ کی بیٹے وبیٹیاں
۸۱۔نبیوں کی دعوت وتبلیغ کے پانچ اہم اصول
۸۲۔یوم آزادی اور یوم جمہوریہ کی مختصر تاریخ
۸۳۔ہندو مذہب کی کتابوں کا مختصر تعارف
۸۴۔مسلم پرسنل لاء اور یکساں سول کوڈ
۸۵۔جین دھرم کا تعارف
۸۶۔جناب گرونانک جی اور سکھ دھرم کا تعارف
۸۷۔امت مسلمہ پر دعوت کی ذمہ داری
۸۸۔نبیوں کی سیرت کے نصیحت آموز واقعات (قصص الانبیاء)
۸۹۔دعوت کا قرآنی اسلوب اور اللہ تعالیٰ کی نصرت
۹۰۔ہندو مذہب کے اہم تیوہار اور رسول وشادی کا مختصر تعارف
۹۱۔پُران ہندو مذہب کی کتاب کا تعارف
۹۲۔رسول کریم ﷺ کی مکی ومدنی اور چند دعوتی خطوط ایک نظر میں
۹۳۔حضرت آدمؑ سے رسول اللہ ﷺ تک دعوتی حکمتیں ونصیحتیں
۹۴۔پُران کا تعارف
۹۵۔رسول کریم ﷺ کا مکی ومدنی دور (دعوتی پس منظر میں)
۹۶۔ہندو دھرم گرنتھوں میں توحید، رسالت آخرت جیسا تصور
۹۷۔ہندو دھرم کے فرقوں کے عقائد اور ان کی تردید
۹۸۔جیو ہتیا اور قربانی
۹۹۔میت سے متعلق مسائل
۱۰۰۔قرآن کی نصیحتیں اور اس کا تاثر
۱۰۱۔قادیانیت اور اس کے بانی کا تعارف
۱۰۲۔پیام امن اور اس کے تقاضے
۱۰۳۔اولاد کی تعلیم وتربیت
۱۰۴۔پُنر جنم اور آواگون کا تصور
۱۰۵۔قبول اسلام کے بعد تعلیمی وتربیتی نظام
۱۰۶۔رسول کریم ﷺ کی دعوت کے مختلف طریقے
۱۰۷۔مدعو کے اعتبار سے دعوت کا طریقہ
۱۰۸۔اسلام قبول کرنے کے اسباب اور مخالفت کے طریقے
۱۰۹۔رسول کریم ﷺ کی حیات کے اہم واقعات
۱۱۰۔عیسائی مذہب اور ان کے فرقوں کا تعارف
۱۱۱۔یہودی مذہب کا تعارف
۱۱۲۔بہائی مذہب کا تعارف

ہندی کتابیں

۱۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X8)
۲۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X16)
۳۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X32)
۴۔تفسیر فاروقی (سات جلدوں میں)
۵۔قرآن کا پیغام (پارہ عمہ کی تفسیر)
۶۔اسلام دھرم کیا ہے؟
۷۔انتم سندیشٹا کب کہاں اور کون
۸۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۹۔پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام
۱۰۔تفسیر سورۃ الفاتحہ
۱۱۔اسلام کیا ہے؟
۱۲۔کفر وشرک کی حقیقت
۱۳۔توحید کی حقیقت
۱۴۔لاالہ الااللہ کی گواہی
۱۵۔سرشٹی کا شرشٹا کون؟
۱۶۔پراکرتک نیم اور ایشودوت پروشواس
۱۷۔اللہ کے ادھکار اور بندوں کے ادھکار
۱۸۔اسلامی راج کی شاسن ویوستھا
۱۹۔اسلام کی بنیادی معلومات
۲۰۔حضرت محمد ﷺ کی پرمارٹ جیونی
۲۱۔رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں
۲۲۔رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی
۲۳۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں
۲۴۔اللہ کے پیارے نبی ایک نظر میں

۲۵۔حضرت محمد ﷺ کی باتیں
۲۶۔اذان کیا ہے؟
۲۷۔آؤ نماز کی اور
۲۸۔روزہ کا حکم اور اس کے مسائل
۲۹۔زکوۃ کا حکم اور اس کے مسائل
۳۰۔عمرہ کا آسان طریقہ
۳۱۔حج اور عمرہ کا آسان طریقہ
۳۲۔اسلامی وراثت کی تقسیم ایک نظر میں
۳۳۔میراث کی تقسیم (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۳۴۔موبائل وانٹرنیٹ سے سمبندھت مسائل
۳۵۔بیوی شوہر کی ذمہ داریاں
۳۶۔اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے
۳۷۔صحابہ کا اسلام اور اس کے بعد
۳۸۔جنت کے حالات اور جنتی
۳۹۔آپ کے سوالوں کا آسان حل
۴۰۔جھاڑ پھونک جادو ٹونا اور تعویز گنڈے
۴۱۔ہندی پترکارتا اور میڈیا لیکھن
۴۲۔غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار۔ایتہاسک درشٹی سے
۴۳۔غیر مسلموں سے سمبندھ اور دھارمک آزادی
۴۴۔عمرہ کا آسان طریقہ (مختصر)
۴۵۔عمرہ کا آسان طریقہ (تفصیلی)
۴۶۔جہاد اور آتنکواد میں انتر
۴۷۔مانو کلیان سمبندھت اسلامی اپدیش
۴۸۔مانو ایکتا اور شانتی سندیش
۴۹۔محرم کی حقیقت
۵۰۔ایش دوتوں کا دھرم اور پرلوک پروشواس
۵۱۔اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا

عربی کتابیں

۱۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن والسنة
۲۔الإنسان فی ضوء القرآن والسنة
۳۔نبذة عن صفات رسول الله ﷺ
۴۔غزوة حنین والطائف فی ضوء القرآن والسنة
۵۔أسباب تحبط الأعمال وأهمية النية فی ضوء القرآن والسنة
۶۔الفتن الواقعة إلی قیام الساعة فی ضوء القرآن والسنة
۷۔النبی الخاتم من، متی، وأین
۸۔الهندوسیة فرقها، عقائدها، منظماتها، آهدافها
۹۔أهمية الدعوة والتبلیغ فی ضوء القرآن والسنة
۱۰۔ذکر سیدنا محمد ﷺ والمنع عن عبادة الأوثان فی الکتب الهندوسیه
۱۱۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن والسنة

انگریزی

۱۔قرآن (20X3016)
۲۔اسلام؟
۳۔محمد ﷺ اینڈ دا اسٹیٹس آف ورشپ
۴۔اذان اے کالنگ فار ہیومینیٹی
۵۔بیسک ٹیچنگ آف اسلام
۶۔محمد دی لاسٹ پرفٹ انڈر دی شیڈ آف وید
۷۔ہندو رلیجین اٹس سیکٹ آرگنائزیشن اینڈ انٹروڈکشن آف اٹس انسٹی ٹیوشن

۸۔دی سوارڈ آف اسلام

ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۱۔رمضان کا تحفہ (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)
۲۔منتخب احادیث (حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)
۳۔دارارقم کا احسان انسانی دنیا پر (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
۴۔قادیانیت نبوتِ محمدی کے خلاف بغاوت (شیخ محمد بن عبداللہ السبیل)
۵۔یکساں سول کوڈ اور مہلاؤں کے ادھکار (محمد سید محمد رابع حسنی ندوی)
۶۔مالک ومخلوق (محمد مصطفیٰ قادری)
۷۔یتیموں کی کفالت (محمد عامر صدیقی ندوی)
۸۔مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (سید محمد حسنیؒ)

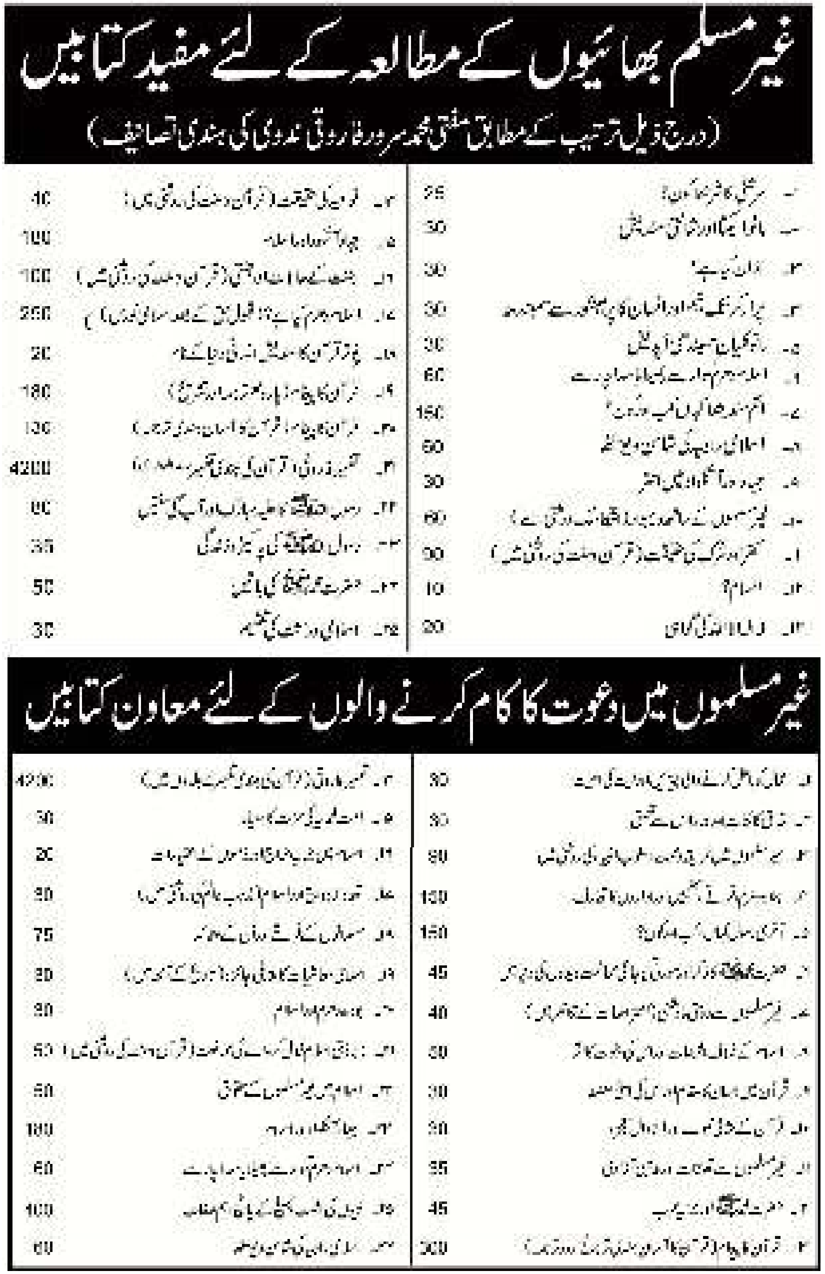

غیر مسلم بھائیوں کے مطالعہ کے لئے مفید کتابیں

(درج ذیل ترتیب کے مطابق مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی ہندی تصانیف)

غیر مسلموں میں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے معاون کتابیں